بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۲۶

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No. P 67

بجزام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت ربوہ سے موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ:۔ ربوہ ۔ ۱۴ر احسان ۔ حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت تین چار روز سے بوجہ ٹانگ میں درد کے ناساز ہے ـــــ ربوہ ۱۵ر احسان۔ شدید گرمی کی وجہ سے حضور کی طبیعت پر اثر ہے ـــــ ۱۶ر احسان۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے ـــــ ۱۷ر احسان حضور کی طبیعت پیلو لگنے کی وجہ سے گرمی کا اثر ہے، سر بھاری ہے ـــــ ۱۸ر احسان۔ شدید گرمی کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے، سر بھاری ہے ـــــ ربوہ ۲۳ر احسان۔ (بذریعہ تار) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۲ر احسان کو کوہ مری خیریت سے پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت

(باقی دیکھیں ص۱۲ کالم ۴)

۱۰ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۹ھ — ۲۶ر احسان سنہ ۱۳۴۸ہش — ۲۶ر جون سنہ ۱۹۶۹ء

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا پانچواں کامیاب سالانہ جلسہ

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ورودِ مسعود اور رُوح پرور خطاب

اُڑیسہ کی تمام جماعتوں کے تقریباً پندرہ صد نمائندگان کی شمولیت۔ دو بیعتیں

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کیرنگ (اُڑیسہ)

معزز مہمانوں کی شرکت

حسب سابق امسال بھی جماعتِ احمدیہ کیرنگ صوبہ اڑیسہ نے مورخہ ۳ر۴ر ہجرت کو اپنی پانچویں سالانہ کانفرنس منعقد کی۔ ہماری خوش بختی ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہِ نوازش عدیم الفرصتی کے باوجود دُور دراز کا سفر طے کرکے ہماری کانفرنس کو رونق بخشی جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح ۴ر ہجرت ۱۳۴۸ ہش کو جناب شری رادھا ناتھ رتھ صاحب حال ایم۔ ایل۔ اے۔ اڑیسہ و سابق وزیر تعلیم اڑیسہ و مالک اخبار "سماج" بطور مہمان خصوصی اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ آپ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سے بڑی گرمجوشی و تپاک سے ملے۔ نیز جناب مولینا شریف احمد صاحب امینی اور مولینا بشیر احمد صاحب دہلوی و مبلغین سلسلہ سے بڑے اخلاص سے ملاقات کی۔ آپ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب آپ نے بڑی محبت اور پیار سے دیا۔ امن عالم و اقوام عالم کے اتحاد کے متعلق جماعتِ احمدیہ کی مساعی و مذہبی رواداری کے اصول کو خوب سراہا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ دُنیا میں جس لڑائی کی آگ لگنے والی ہے۔ اس سے دھرم پر وشواس ہی بچا سکتا ہے۔ جبکہ دھرم پر وشواس احمدیوں کا امتیاز ہے بعدہٗ آپ نے صوبہ اڑیسہ کے وسیع الاشاعت اور مشہور اڑیہ اخبار "سماج" میں جلسہ کی فوٹو کے ساتھ کئی کالموں پر مشتمل جلسہ کی رپورٹ شائع فرمائی جس سے جماعت کی شہرت میں اضافہ ہوا۔

صوبہ اڑیسہ کی تقریباً تمام جماعتوں سے احباب اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھیں۔ حاضرین کی تعداد کی اوسط تقریباً پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی۔ مہمانوں کے لئے باقاعدہ لنگر خانہ جاری تھا۔ یہ کانفرنس دو دن تک جاری رہی۔ ہر دو دن صبح و شام دو اجلاس ہوا کرتے تھے۔ پہلا اجلاس صبح ۷ بجے سے دن ۱۱ بجے تک۔ اور دوسرا اجلاس شام تین بجے سے شام چھ بجے تک ہوا کرتا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر سری پار ضلع پوری کے مرحوم مخلص احمدی کالے خان صاحب کے چھوٹے بھائی عبد السبحان صاحب اور جلسہ کے تیسرے دن فضل اللہ نو مسلم بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ۔

پہلا اجلاس بتاریخ ۳ر ماہ ہجرت

پہلا اجلاس ۳ر ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ہش صبح ۷ بجے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شروع ہوا۔ میاں شمس الحق صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کیرنگ کی سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں جماعتِ کیرنگ کی تاریخ۔ تبلیغی، تربیتی و

(بقیہ دیکھیں ص۱۱ پر)

قافلہ برائے شمولیت جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۹ء

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ نظارت امور عامہ حسب سابق اس سال بھی حکومت ہند سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے پانچ سو افراد کے قافلہ کی منظوری دئے جانے کی درخواست کر رہی ہے۔ صدر صاحبان و امراء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا اعلان کر دیں اور پھر جو دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں ان سے درخواستیں لیکر مورخہ ۷ر جولائی تک نظارت امور عامہ میں ضرور بھجوا دیں۔ اس تاریخ کے بعد جن احباب کی درخواستیں موصول ہوں گی ان کو قافلہ کی فہرست میں شامل کرنا ممکن نہیں ہوگا ـــــ احباب کو ایسی درخواستیں نظامِ جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان یا اُمراءِ کرام کے توسط سے بھجوانی چاہئیں۔ براہِ راست آنے والی درخواستوں پر کوئی کارروائی حصولِ اجازت کیلئے نہیں کی جائیگی۔

نظارت امور عامہ میں جو درخواستیں بھجوائی جائیں ان میں نام۔ ولدیت (اگر شادی شدہ عورت ہو تو خاوند کا نام) عمر۔ پیشہ۔ ملازمت معہ عہدہ۔ کی تفصیل اور پورا پتہ صاف الفاظ میں تحریر کریں تا کہ فہرست تیار کرتے وقت سہولت رہے ـــــ پندرہ سال یا اس سے زائد عمر کے لڑکے لڑکیوں کے پاسپورٹ علیحدہ بنوانے ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کے بارے میں بھی پوری تفصیل [illegible] (نام۔ ولدیت وغیرہ) مذکورہ بالا طریق پر تحریر کریں ـــــ پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کا اندراج [illegible] پاسپورٹ میں ہو جاتا ہے۔ ایسے بچوں کے نام اور تاریخ و سنہ پیدائش بھی [illegible] کیونکہ قافلہ کی فہرست میں [illegible] کی تعداد بھی درج کی جاتی ہے ـــــ جو دوست قافلہ [illegible] شامل ہوکر جانے کے لئے درخواستیں نظارت امور عامہ میں بھجوائیں اُن کو اِس امر سے آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ انہیں اپنے پاسپورٹ اپنے اپنے ضلعوں اور صوبوں سے بنوانے ہونگے۔ احباب اپنی درخواستوں میں [illegible] امر کی وضاحت بھی کریں کہ گذشتہ تین سالوں میں جلسہ سالانہ ربوہ میں وہ کس کس سال میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو بھی تعیین [illegible] دیں ـــــ یہ امر یاد رہے کہ جو دوست اپنے نام قافلہ کی فہرست میں درج نہیں کرائیں گے اگر بعد میں طور پر پاسپورٹ بنوا بھی لیں گے تو انہیں جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے علیحدہ ویزا نہیں [illegible] کیونکہ دفتر [illegible] نئی دہلی اس موقعہ پر صرف قافلہ کی فہرست میں شامل افراد کو ہی ویزے دیتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار "بدر" قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ احسان ۱۳۴۸ ہش

یہ عجیب و غریب قافلے ـــــ اور احیاءِ اسلام

چند ماہ گذرے اخبار الجمعیۃ دہلی کے جمعہ ایڈیشن میں اس مفہوم کا اعلان متعدد بار شائع ہؤا کہ اخبار کی اس ہفتہ وار اشاعت کے ذریعہ مسلمانوں میں تعمیرِ ملّت اور احیائے اسلام کا ذہن پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس ذہنی سفر میں جو قافلے شریک ہو رہے ہیں ایسے تمام لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے نام اور پتے لکھ کر بھیج دیں تاکہ ہفت روزہ میں شائع کر دیئے جائیں اور سب کا رابطہ قائم ہو سکے ـــــ اور اب ۲ جون کے پرچہ میں شائع ہؤا کہ متفقین کی یہ فہرست شائع نہیں ہو گی ـــــ

ہمیں اس سے کچھ تعرض نہیں کہ پہلا اعلان کیوں ملتوی ہؤا۔ یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے مگر قافلوں کی حد تک یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ ایک طرف قافلے نکل رہے ہیں اور مطابق اعلان سینکڑوں افراد نے نام بھیج دیئے ہیں۔ مگر یہ قافلے بھی خوب ہیں کہ بزعم خود منزل (؟) کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر میرِ کارواں کا تاحال پتہ ہی نہیں۔ کم سے کم ہفت روزہ کے فاضل ایڈیٹر صاحب بار بار اسی نوع کا تاثر پیدا کر رہے ہیں۔ مثلاً ـــ کبھی لکھا ـــ "ہماری قوم کی حالت اس کشتی کی سی ہے جس کا کوئی ملّاح نہ ہو" (الجمعیۃ ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء)

ـــ کبھی لکھا ـــ "دورِ جدید میں جو نیا معرکہ بدر برپا ہؤا تھا اس میں ہم اپنی غفلت سے شکست کھا چکے ہیں۔ ضرورت ہے کہ دوبارہ ۳۱۳ آدمی اپنے اثاثہ کے ساتھ اٹھیں اور ملّت کو نئی قوتوں سے مسلح کرنے کی جدوجہد شروع کر دیں۔ جس دن ملّت کا قافلہ نئی قوتوں سے مسلح ہو چکا ہو گا۔ اس دن وہ اعلیٰ معرکہ بدر برپا ہو گا جو اسلام کو غالب کر کے دوبارہ تاریخ کا دھارا موڑ سکے ـــ آسمان کو ایک آنے والے دن کا انتظار ہے دیکھئے وہ آنے والا دن کب آتا ہے ـــ" (الجمعیۃ ۷ مارچ ۱۹۶۹ء)

ـــ اور کبھی دیگنوں کی تمثیل پیش کر کے حسرت بھرے الفاظ میں لکھا۔

"کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑیوں کے دیگنوں کے لئے مقدر ہے؟ "مال گاڑیوں کے ڈبوں کے لئے انجن ہے کیا ہمارے انسانی قافلے کے لئے کوئی انجن نہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی ایک انجن ہو۔ اور سارے افرادِ ملّت اس سے جُڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہوں" (الجمعیۃ ۹ مئی ۱۹۶۹ء)

وغیر ذٰلک۔ ظاہر ہے کہ ایسا اندازِ نگارش اسلام کے بارے میں یا تو مضمون نگار کی اپنی ذہنی قنوطیت کا آئینہ دار ہے یا بقول شخصے ع

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

کہیں جناب ایڈیٹر صاحب اپنی ہی قیادت کے لئے راہ ہموار تو نہیں کر رہے اور شاید اسی لئے جناب مودودی صاحب کے قدم پر قدم اٹھا رہے ہیں ـــ ورنہ فی الحقیقت احیاءِ اسلام کے لئے یہ سب قسم کی جدوجہد اپنی وقتی چمک دمک اور دعوت کے اسلوبِ جدید کے باوجود کم سے کم اُن واضح ہدایات و تعلیمات کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتی جو اسلام کے احیاء اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کے بارے میں قرآن کریم اور ارشاداتِ نبوی میں بیان ہوئی ہیں ـــ !!

کیسے عجیب و غریب ہیں یہ قافلے بھی، سینکڑوں افراد بھرتی ہوئے جا رہے ہیں مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ بھائی ہمارا سالارِ قافلہ بھی کوئی ہے یا نہیں؟ بالخصوص جبکہ داعی اس بات کا خود اقراری ہے کہ ہمارا کوئی ملّاح نہیں یا ہمارا کوئی انجن نہیں ـ !! سارا قرآن اوّل سے آخر تک پڑھ جائیے! اقوالِ نبویہ اور سنّتِ رسول اللہ کی چھان بین کر لیجئے۔ از روئے تعلیم اسلام کسی بھی ایسی تنظیم کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں جس میں کوئی قائد نہیں، کوئی لیڈر یا امام نہیں۔ بمقابلہ تمام دیگر مذاہب اسلام ہی مبارک مذہب ہے جس نے اجتماعیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ توحیدِ خالص کی تعلیم اسی نقطۂ مرکزی کے گرد گھومتی ہے۔ اور دن رات کی پنجگانہ فرض نمازیں اس کا واضح ثبوت ہیں کہ اسلامی تنظیم کا اصل الاصول یہی ہے اسی لئے تو امام کے بغیر ایک نماز بھی نہیں ہو سکتی ـــ جب اسلام میں ایک نماز کا یہ حال ہے تو قافلہ ہی کیا ہؤا جس کا نہ کوئی قائد ہے نہ لیڈر نہ انجن بکھرے ڈبوں کو کون گاڑی کہے جو نہ کسی متحرک انجن سے جڑے اور نہ اُن کا کوئی انجن ہی ہے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں خیالات کا دھارا داعی کی طرف سے اندازِ فکر کی ذرا سی غلطی کے نتیجہ میں ملّت کی تعمیر اور اسلام کے احیاء کی حقیقی راہوں پر چلانے کی بجائے نئے تجربات کی نئی نئی بھول بھلیوں میں ڈال دیتا ہے۔ جو اس منزل کا راہی نہیں وہ داعی بن کر کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟ غیر صاحبِ حال داعی محض قیاس اور ظن کی بناء پر کامیابی کی راہ دکھانا چاہتا ہے اور ایسی راہ پر لے جانے کے لئے قافلہ والوں کو دعوت دیتا چلا جاتا ہے جس کے نشیب و فراز سے وہ خود بھی اُسی طرح بے خبر ہے جس طرح اس کے دوسرے ہمراہی ـــ !!

اس کے بالمقابل ایک صاحبِ حال جسے خدا کی براہِ راست ہدایت اور رہنمائی حاصل ہے اور خدا تعالیٰ کے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور برکت سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ اس کی منشاء سے اسلامی قافلہ کو ایسی راہوں پر لے جا رہا ہے جو اگرچہ درمیانی مشکلات، اور دشوار گذار راستوں کے سبب کٹھن نظر آتی ہیں لیکن قدم قدم پر تائید ایزدی مشعلِ راہ بن کر رہبری کرتی ہے۔ یہی کامیابی کی گارنٹی ہے۔ اور اسلام نے اس طرح کے داعیان کی اطاعت لازم قرار دی ہے۔ اور انہی کے ساتھ وابستگی قافلہ والوں کو منزلِ حقیقی کی طرف لے جانے کا حتمی ذریعہ ہے۔

حق یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت و ترقی جن ذرائع سے پہلے وقتوں میں ہوئی تھی وہی ذرائع موجودہ زمانہ میں اس کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے ضروری ہیں۔ مسلمانوں کی اور ان کے علماء اور لیڈروں کی غلطی کا اصل سر البس اسی جگہ ہے۔ وہ کبھی تجارت کی طرف بھاگتے ہیں، کبھی صنعتی میدان میں اپنا مقام حاصل کر کے کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی علوم و فنون میں سبقت لے جانے کو پیش آمدہ مشکلات کا حل گردانتے ہیں ـــ اور طرح طرح کی مثالوں کے ذریعہ افرادِ ملّت کو جو دعوتِ عمل دیتے ہیں موجودہ زمانہ کی ترقی پذیر دیگر اقوام کے ہم پلّہ بن جانے کی ترغیب دیتے ہیں ـــ بے شک ان اقوام کی ترقی ان ہی ذرائع کو کام میں لانے سے ہوئی۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی دوبارہ ترقی اور سربلندی ان ذرائع سے قطعاً نہیں ہونے والی ـــ یہ بات آج بھی ویسی ہی پُر حقیقت ہے جیسی کہ آج سے نصف صدی پہلے تھی یا نصف صدی

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۰ پر)

مَیں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ

خدا ہے!

ملفوظات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غرض اس قسم کی ناپاک زندگی جو حقیقت میں گناہ کی لعنت ہے وہ عام ہو رہی ہے۔ اور وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے۔ اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لیگا۔ اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ در اصل یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں۔ اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔

اب اس میں صریح فرق ہے۔ مگر یہ فرق تب ہی نظر آ سکتا ہے؛ جب آنکھ صاف ہو۔ ایسی صاف آنکھ کے عطا ہونے پر انسان بنی نوع کے حقوق میں تمیز کر کے انہیں محفوظ کر لیتا ہے اور یہ وہی آنکھ ہے جس کو خدا کے دیکھنے کی آنکھ کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص۱۶)

تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک عظیم یادگار ہے

احباب اس تحریک کی عظمت کو سمجھیں اور ان الٰہی برکتوں کا احساس کریں جو اس کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئی ہیں

اس سال گزشتہ سال کی نسبت وعدوں میں کمی آئی ہے۔ دوست وعدے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرمودہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چند دنوں سے مجھے سر درد کی تکلیف تھی لیکن کل یہ تکلیف بہت شدت اختیار کر گئی اس وقت کچھ افاقہ ہے۔ میں اس وقت مختصراً جماعت کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ تحریک جدید کے چندوں کے وعدے اور ان کی ادائیگی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں اپنی

ایک عظیم یادگار

چھوڑی ہے اور اس کے جو نمایاں پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں ان میں سے

ایک نمایاں پہلو

تو تربیت جماعت کا ہے۔ آپ ایک لمبا عرصہ اسلام کی ضرورتیں جماعت کے سامنے رکھ کر جماعت کو آہستہ آہستہ تربیت اور قربانی اور ایثار کے میدانوں میں آگے سے آگے لے جاتے چلے گئے۔

دوسرا نمایاں پہلو

...... پاکستان و ہند سے باہر جماعتوں کا قیام ہے۔ ۱۹۳۴ء میں جب یہ تحریک شروع ہوئی تھی بیرون پاک و ہند بہت کم جماعتیں تھیں۔ ایک آدھ ممالک میں کچھ لوگ احمدیت سے متعارف اور اس کی حقانیت کے قائل تھے۔ لیکن

تحریک جدید کے اجراء کے ساتھ

(جو یقیناً الٰہی تحریک ہے) بڑی کثرت سے مختلف ممالک میں جماعتہائے احمدیہ قائم ہوئیں۔ پھر ان کی تربیت ہوئی۔ اور اب آپ سے (جو مرکز میں رہنے والے ہیں۔ یا مرکز جس ملک میں ہے اس کے باشندے ہیں) وہ کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ یہاں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں۔ غیر ممالک میں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں لیکن جس رنگ کا اخلاص فدائیت اور بے نفسی اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہمیں جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت میں یہاں نظر آتا ہے اسی طرح بیرون ملک کی جماعتوں میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ پھر جس طرح

ہماری حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں

اللہ تعالےٰ ہم سے پیار کرتا اور اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح ان لوگوں سے بھی وہ اپنی محبت اور پیار کا اظہار کرتا ہے ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا۔ آج تو یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے لیکن ۱۹۳۴ء میں یہ ایک ایسا تخیل تھا کہ اگر اس کی تصویر لوگوں کے سامنے رکھ دی جاتی تو ان کی اکثریت اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتی مگر اس مردِ اولوالعزم نے اللہ تعالےٰ سے حکم پاکر اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کیا اور خدا تعالےٰ نے اس میں بڑی برکت ڈالی۔

تیسری نمایاں چیز

جو ہمیں تحریک جدید کے کام میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مذاہب کو اس وجہ سے اور اس کے کاموں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور وہ جو اپنی جہالت اور عدم علم کی وجہ سے اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ آج وہ اسلام کے عقلی دلائل اور اسلام کی تائیدات روحانیہ اور تائیدات سماویہ سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ ایک انقلاب عظیم بپا ہو گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی بہت سا کام کرنا ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس

عظیم انقلاب کی ابتداء ہو چکی

ظاہر ہو گئی ہے۔ اس کی تکمیل میں کچھ وقت لگے گا۔ یعنی جب ہم ان اقوام کے دل اپنے اور ان کے رب کے لئے جیت لیں گے اور ساری دنیا میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جانے لگے گا اور اسلام مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گا۔ بہرحال

اس انقلاب عظیم کے آثار

ہمیں نظر آ رہے ہیں اور یہ بھی حیران کن ہیں۔ انقلاب مختلف مدارج میں سے گزرتا ہے۔ ایک دور اس کا یہ ہے اور وہ بھی عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا ہے کہ آج سے چند سال پہلے اسلام کے خلاف اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف منکرین اسلام کس طرح منکبرانہ غرّاتے تھے اور آج وہی لوگ ہیں جو احمدی مربیوں اور مبلغوں سے بات کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں۔ اور بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور تحریک جدید کے کام کا یہ حصہ جو ایک نمایاں خصوصیت کے رنگ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ کام بھی ہوا ہے کہ ان ممالک میں

قرآن کریم اور اس کی تفسیر

کی بڑی کثرت سے اشاعت کی گئی ہے۔ لیکن ابھی بہت روپے کی ضرورت ہے ابھی بڑے فدائی مبلغوں کی ضرورت ہے ابھی بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ابھی

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شانِ اسلام

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
باطن سیہ ہیں جن کے اس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو دل کا دیا یہی ہے
اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے. تاکہ ہم

انتہائی اور آخری کامیابی

دیکھ سکیں. لیکن جو کام ہوا ہے وہ بھی معمولی نہیں. تراجم ہو گئے. اسلامی تعلیم سے واقفیت ہو گئی. تفسیر پڑھنے لگے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ کے ملکوں میں رہنے والے ہمارے احمدی بھائیوں سے اگر آپ کسی مسئلہ پر بات کریں تو وہ شاگرد کی طرح سامنے نہیں بیٹھے ہوتے بلکہ اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ قرآن کریم کی کوئی آیت یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث پیش کر کے آپ کی بات کو رد کرتے ہیں. غرض انہوں نے اسلام اور احمدیت کو

علیٰ وجہ البصیرت

قبول کیا ہے۔ اور اس سے ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوئی بڑے شوق سے علم قرآن کو سیکھا اور اب وہ بڑے دھڑلے کے ساتھ ہر جگہ اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کے علوم کو پیش کرتے ہیں - اور خدا کے فضل سے غالب آتے ہیں. پس

قرآن کریم کے تراجم اور تفسیر کی اشاعت

یہ بھی ایک نمایاں کام ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین جماعت سے کام لیا ہے - اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے ہم ہمیشہ ہی بھوکے ہیں اور کسی مقام پر دل تسلی نہیں پکڑتا کیونکہ غیر متناہی ترقیات کے دروازے ہم پر کھولے گئے ہیں - ہر نئے دروازے میں داخل ہونے کے بعد اس سے اگلے دروازے میں داخل ہونے کو ضرور دل چاہتا ہے اللہ تعالےٰ نے انسان کی فطرت کو ہی (اگر وہ مسخ نہ ہو چکی ہو) ایسا بنایا ہے بہرحال ہمیں ترقی کے میدان آگے نظر آ رہے ہیں (اللہ کی رحمت سے) اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نہ مٹنے والے نشان ہمیں پیچھے نظر آ رہے ہیں تحریک جدید کی

یہ ایک نمایاں خصوصیت

ہمیں نظر آتی ہے - اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں. جیسا کہ میں نے کہا ہے سر درد کی وجہ سے میں اس وقت زیادہ تفصیل میں

نہیں جا سکتا.

جماعت کو میں اس وقت اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بہت بڑی نشانی تحریک جدید کی شکل میں اپنے پیچھے چھوڑی ہے.

آپؓ کے وصال کے بعد جماعت کے مشورہ سے ہم نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے جماعت نے مالی قربانیاں دیں اور اس کے سپرد بعض کام بھی کئے گئے ہیں لیکن تحریک جدید کے مقابلہ میں یہ مالی قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں جتنی اس وقت تک

تمام دنیا کے احمدیوں

نے تحریک جدید کے لئے مالی قربانی دی ہے شاید اس کا بارہواں یا پندرہواں یا بیسواں حصہ بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کی مالی قربانی نہ ہو۔ کام بھی اس (فضل عمر فاؤنڈیشن) کے محدود ہیں۔ اور اس کے وعدوں کی وصولی کا زمانہ بھی ۳۰ر جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ اس کی طرف زیادہ توجہ دیں (میں یہ نہیں کہتا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ نہ دیں۔ ہماری بھاری اکثریت ایسی ہے کہ جو دونوں تحریکوں کے وعدے پورے کر سکتی ہے. لیکن) بہرحال ۳۰ر جون کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا کھاتہ تو بند ہو جائے گا. لیکن تحریک جدید کا کھاتہ تو نہ اس سال بند ہوگا اور نہ اگلے سال-

اللہ تعالےٰ فضل کریگا

اور بھی بہت سی تحریکیں خلفائے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جاری کرے گا. اس میں دوست کبھی کسی شکل میں اور کبھی کسی شکل میں مالی قربانی بھی دیں گے

اب میں نے وقف عارضی کی جو تحریک کی ہے اگر ایک ہزار آدمی پندرہ دن کے لئے باہر جائے تو ان کے کرایہ کا خرچ، ان کے زاید کھانے کا خرچ وغیرہ ملا کر لاکھوں کی رقم بن جاتی ہے لیکن اس کی شکل ایسی ہے کہ جو کسی حساب یا چندے میں نہیں آتی - اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ظاہر اور باطن خرچ کی ہدایت کی گئی ہے خدا تعالےٰ نے اس کے لئے یہ ایک راستہ کھول دیا ہے کہ

تحریک جدید

میں تم ظاہری طور پر چندے دیتے ہو. یہ علانیہ چندے ہیں - ریکارڈ ہوتے ہیں چھپتے ہیں - رپورٹیں پڑھی جاتی ہیں. لیکن کچھ ایسے خرچ بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں کئے جاتے ہیں جو علانیہ نہیں ہوتے سرّاً ہوتے ہیں- وقف عارضی کی مالی قربانی کی طرح

تحریکیں تو ہوتی رہیں گی

لیکن بہت سی تحریکیں ایک خاص وقت پر شروع ہوتی ہیں لیکن وہ چلتی چلی جاتی ہیں جب تک کہ قوم زندہ رہے اور وہ اپنی آخری اور انتہائی فلاح کو حاصل نہ کرلے - تحریک جدید بھی اسی قسم کی تحریکوں میں سے ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ وقف عارضی کو بھی اسی طرح چلنا چاہیئے. اور تحریکیں بھی اپنے وقت پر ہوتی رہیں گی - اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اس مقام سے گرنے سے بچانے کے لئے جہاں وہ آج پہنچ چکے ہیں ان کے اوپر اٹھانے کا سامان کر دیا ہے - دماغ میں ایک بات آتی ہے پیش کر دی جاتی ہے. بشاشت سے قبول کی جاتی ہے اور کام شروع ہو جاتا ہے

اس سال ممکن ہے فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال ختم ہونے کی وجہ سے

تحریک جدید کے وعدوں میں کمی ہو

تحریک جدید کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں تک بھی نہیں پہنچے. قریباً بیس ہزار روپے کا فرق ہے. گذشتہ سال پانچ لاکھ نوّے ہزار کے وعدے تھے- اس سال اس وقت تک پانچ لاکھ ستّر ہزار کے وعدے ہوئے ہیں. یہ صحیح ہے کہ یہ پانچ لاکھ نوّے ہزار کے وعدے پانچ اپریل تک ہوئے اور ابھی وعدے لکھوانے میں اور ادائیگیوں میں بھی بڑا وقت ہے. لیکن ہم نے اپنے سامنے جو ایک ٹارگٹ (Target) رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو وہ ہماری جماعت کو جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ سات لاکھ نوّے ہزار کے بجٹ پر مشتمل ہے - اس کے مقابلہ میں یہ وعدے بہت کم ہیں-

جیسا کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں استعداد ہے کہ وہ تحریک کا سات لاکھ نوّے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے - اگر وہ

تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں

اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں - اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورت وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ اس کو اپنے فضل اور اپنی برکت سے پورا کر دے بس وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں اور پھر ۳۰ر جون کے بعد وصولیوں میں زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی اللہ تعالےٰ ہم سب کو مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور انکے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

بیجاپور اور تیماپور میں یوم رحمۃ للعالمینؐ

جماعت احمدیہ تیماپور کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی تقسیم

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مسلمانان بیجاپور نے جلسہ یوم رحمۃ للعالمین منعقد کیا. جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے. جماعت احمدیہ تیماپور نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیجاپور- باگواڑی اور نا لیکوٹ وغیرہ مقامات پر (۱) امن کا پیغام بزبان کنڑی (۲) پانچ گواہ (۳) حیات و ممات حضرت مسیح علیہ السلام (۴) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر نیز اور بہت سا اردو انگریزی کنڑی لٹریچر تقسیم کیا. بیجاپور کے جلسے میں عزیزم کے. شفیق احمد صاحب احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک اور احمدی شاعر کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا.

اس موقعہ پر بیجاپور میں مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیلر احمدی اور ان کے ساتھیوں نے خدام کے ساتھ ہر رنگ میں تعاون کیا. اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو بہترین اجر دے - اور اس کے اچھے نتائج پیدا فرمائے- آمین.

۲۹ر مئی کو تیماپور میں بھی یوم رحمۃ للعالمین منایا گیا. اس جلسہ میں بھی عزیزم کے رفیق احمد نے تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا- اور اس طرح سینکڑوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا. احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق بخشے. آمین.

خاکسار رفیق احمد مبلغ تیماپور

حج بیت اللہ شریف کے روح پرور اور ایمان افروز کوائف

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے تحت محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے صاحبزادے الحاج میاں شریف احمد صاحب کو امسال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی موصوف نے آپ بیتی کے رنگ میں اپنے اس مبارک سفر کے کوائف قلمبند فرمائے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کوائف قارئین کے ازدیادِ علم اور بصیرت و تسکین کا باعث ہوں گے۔ اور ساتھ ہی آئندہ جانے والوں کے لئے بہترین معلومات اور عمدہ تجربات کا ذخیرہ بھی۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سامان تو میں نے ایک دن پہلے ہی ہوائی جہاز والوں کو دے دیا تھا۔ کسٹم وغیرہ کی کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔ ٹھیک وقت پر جہاز روانہ ہو گیا۔ تقریباً تمام مسافر احرام باندھے ہوئے تھے۔ صرف چند لوگ جو سیدھے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ تقریباً اڑھائی گھنٹے کی پرواز کے بعد جہاز والوں نے اعلان کیا کہ اب ہم حجاز کی مقدس سرزمین پر سے پرواز کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی لاؤڈ سپیکر پر ایک صاحب نے پڑھنا شروع کیا

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

سب مسافر ساتھ ساتھ بلند آواز سے دہراتے جاتے تھے جدّہ کے ہوائی اڈہ پر اترنے تک۔ اسی طرح تلبیہ پڑھا جاتا رہا سوا چار گھنٹے کا سفر تھا۔ ظہر کی نماز میں نے جہاز میں ہی پڑھ لی تھی جس وقت جہاز ہوائی اڈہ پر اترا اس وقت جدّہ میں مقامی وقت کے مطابق دوپہر کے سوا دو بجے تھے جہاز سے اتر کر بس پر سوار ہوئے اور کسٹم والوں کے پاس پہنچے۔ جہاز سے اترنے سے پہلے جہاز والوں نے سب کو ایک ایک کارڈ دیا تھا۔ جس میں کسٹم والوں کے تیار کردہ سوالات تھے۔ وہ میں نے جہاز میں ہی پر کر کے رکھ لیا تھا۔ کسٹم آفیسر کو میں نے دے دیا۔ وہ بہت شریف آدمی تھا اس نے جلدی جلدی کاغذات کی کارروائی مکمل کر کے [illegible] سے سبکدوش کر دیا۔ [illegible] اگلے کاؤنٹر پر معلموں کے [illegible] بیٹھے تھے سب لمبے لمبے چغے پہنے ہوئے۔ اور سر پر رومال اور کالی ڈوریاں باندھے ہوئے تھے۔ ان کے رئیس نے آگے بڑھ کر اجازت نامہ لے لیا اور معلم کا نام پوچھا۔ میں نے مکہ میں اپنے معلم کا نام اور پتہ بتا دیا۔ اس نے اجازت نامہ پر پہلے [illegible] نام لکھ دیا۔ پھر مدینہ کے معلم کا نام پوچھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ مدینہ کے لئے الگ معلم کرنا پڑتا ہے میں نے اسے کہا کہ مدینہ میں تو [illegible] میں نے کوئی معلم مقرر نہیں کیا ہے۔ اس نے خود ہی ایسے معلم کا نام لکھ دیا جس سے مجھے کافی سہولت رہی اور کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئی مدینہ میں۔ دستور ہے کہ ایک ایک علاقہ کے لئے حکومت کی طرف سے ایک ایک معلم مقرر ہے۔ اس علاقے کے لوگ اسی معلم کے پاس بھیجے جاتے ہیں تاکہ ایک علاقے اور ایک تہذیب و تمدن والے لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ اور انہیں ماحول میں اجنبیت نہ محسوس ہو۔

اجازت نامہ [illegible] آدمی کے پاس چھوڑ کر میں سامان کے پاس [illegible]۔ سامان آنے میں تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا۔ اپنا سامان اکٹھا کر کے کسٹم آفیسر کو دکھایا کوئی خاص چیکنگ نہیں ہوئی۔ کسٹم ہو جانے کے بعد پاس کھڑے ہوئے قلیوں سے پوچھا کہ سراج بدوی (ہمارے معلم کا نام) کا قلی کونسا ہے۔ ایک قلی آگے بڑھا اور اس نے میرا سامان اٹھا کر مجھے وکیل کے دفتر میں پہنچا دیا۔ کسٹم کے احاطہ کے باہر ہی ایئرپورٹ پر چھوٹے چھوٹے کمروں میں ایک ایک میز کرسی لے کر وکیل بیٹھے رہتے ہیں ایک وکیل دس دس پندرہ پندرہ معلموں کی وکالت کرتا ہے۔

یہاں پر اصلی عرب بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ اور مجھے پر معلوم ہوا کہ اصل عرب زیادہ تر دیہاتوں میں چلے گئے ہیں۔ جدہ، مکہ، مدینہ میں زیادہ آبادی ایسے لوگوں کی ہے جن کا باپ عرب تھا تو ماں ہندوستان کی تھی یا ماں عرب تھی تو باپ انڈونیشیا کا تھا اور چونکہ ہندوستان و پاکستان سے حاجی کثرت سے آتے ہیں اور اس کے علاوہ پاکستانیوں کی کثیر تعداد یہاں آکر آباد ہو گئی ہے اس لئے مکہ میں اکثر دکاندار ٹوٹی پھوٹی اردو سمجھ لیتے ہیں۔ ہمارا معلم اور وکیل تو بڑی صاف اردو بولتے تھے۔

یہاں کے دستور کے مطابق مکہ تا جدہ اور مکہ تا مدینہ بسوں کا کرایہ یکجائی طور معلموں کو دیگر فیسوں کے ساتھ ہی دے دیا جاتا ہے۔ رستے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اور ہر مقام پر سہولت اور آرام رہا چونکہ انسان عبادت اور رضائے الٰہی کے لئے وہاں جاتا ہے اس لئے معمولی وقتی تکلیف میں بھی روحانی لذت اور غیر معمولی مسرت ہوتی ہے

چونکہ مکہ مدینہ میں کسی غیر مسلم کو جانے کی اجازت نہیں اس لئے راستہ میں تین تین چار چار جگہ ٹیکسیوں۔ بسوں اور کاروں کی چیکنگ ہوتی ہے۔ جو سعودی باشندے ہیں ان کو بھی شناختی کارڈ (جو حکومت جاری کرتی ہے) ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ غیر ملکیوں کے لئے "تنازل" دیا جاتا ہے جسے دکھا کر وہ مکہ یا مدینہ جا سکتے ہیں۔ میں تقریباً ایک گھنٹہ وکیل کے پاس بیٹھا رہا۔ اس عرصہ میں باری باری سب نے اپنے اپنے کاغذات دکھائے اور بڑے اطمینان اور پورے سکون کے ساتھ سب کے کاغذات کی جانچ پڑتال ہوئی۔ کسی کو نہ کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور نہ کوئی الجھن ہوئی۔ سارا عملہ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ عصر کی نماز ایئرپورٹ پر ہی پڑھی۔ اس کے بعد روانگی کے متعلق اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ بس کا کرایہ تو تم دے ہی چکے ہو۔ لیکن بس کا کچھ ٹھیک نہیں۔ آج بھی جا سکتی ہے کل بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر جلدی جانا ہے تو ٹیکسی میں چلے جاؤ۔ زیادہ تر یہاں چھوٹی ٹیکسیاں شیورلٹ امپالہ ہیں جن میں پانچ مسافر بیٹھتے ہیں۔ بڑی ٹیکسیاں جو ہیں جو سٹیشن ویگن کی قسم کی بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سات آٹھ آدمی بیٹھتے ہیں۔ پانچ آدمیوں کی ٹیکسی میں بیٹھ کر میں مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ چھ ریال فی آدمی اس سے طے ہوئے۔ ٹیکسی ڈرائیور زیادہ تر بدو ہیں۔ کچھ حبشی ہیں۔ بڑے ہی اکھڑ قسم کے لوگ ہیں ذرا ذرا سی بات پر لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر موڈ میں ہوں تو بڑی خاطر مدارات کرتے ہیں۔ ہمارا ٹیکسی والا روانہ ہونے سے پہلے راستہ میں ذرا دیر کے لئے اپنے گھر گیا اور آتی دفعہ ہم لوگوں کے لئے بسکٹ کا ڈبہ اور قہوہ لے آیا۔

جدہ مکہ روڈ کافی چوڑی ہے۔ چورنگی کے لگ بھگ ہوگی۔ دونوں طرف پہاڑ ہیں کچھ فاصلے تک ریگستانی زمین بھی ہے۔ میرے جانے سے پہلے جو بارشیں ہوئی تھیں ان کی وجہ سے سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹی پڑی تھی ۴۵ میل کا فاصلہ تقریباً دو گھنٹہ میں طے ہوا۔ مغرب کے بعد مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ میرے تصور میں جس قسم کی بستی تھی اس کا تو نام و نشان بھی نہیں۔ جس جس راستہ سے ٹیکسی گزری چوڑی چوڑی سڑکیں اور تین تین چار چار منزلہ مکان تھے۔ خانہ کعبہ کے آس پاس تو گیارہ گیارہ منزلہ عمارتیں ہیں زیادہ تر ہوٹل ہیں جو حج کے دنوں میں سو سو دو دو سو روپے روز تک کرایہ لیتے ہیں۔

ٹیکسی ڈرائیور نے معلم کے گھر پہنچایا ایک بیٹھک کے باہر بنچ رکھا تھا اور معلم کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سامان اتروا کر بیٹھک میں رکھا اور وہیں مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر معلم کے بھتیجے کو لے کر طواف کے لئے روانہ ہو گیا۔ خانہ کعبہ بالکل نزدیک ہی تھا۔ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی اور ایسی کیفیت میں ہر دعا جو خود اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو یقیناً قبول ہوتی ہوگی۔

مسجد میں داخل ہو کر دو نفل پڑھے اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آ کر طواف شروع کیا۔ طواف کی دعائیں تو میں نے پہلے ہی یاد کر لی تھیں۔ ویسے عام طور پر لوگ یا کتاب سے دیکھ کر پڑھتے ہیں اور یا معلم کا آدمی پڑھتا جاتا ہے اور دوسرے لوگ ساتھ ساتھ دہراتے [illegible] ہیں۔ مگر خود یاد کر کے پڑھنے میں جو مزا آتا ہے [illegible] کے پیچھے دہرانے میں نہیں آتا۔ چونکہ حج میں ابھی ۲۰ دن باقی تھے اس لئے ابھی اتنی زیادہ بھیڑ نہیں ہوئی تھی۔ مسجد حرام میں ایسے پیشہ ور طواف کرانے والے بھی کھڑے رہتے ہیں۔ اور دو ریال سے لے کر ۲۰ ریال تک (جیسی [illegible] دیکھیں) ایک دفعہ طواف کرانے کے وصول کرتے ہیں۔ جو لوگ خود کتاب [illegible] نہیں پڑھتے اور دعائیں یاد نہیں [illegible] انہی لوگوں کی مدد سے طواف کرتے ہیں۔

طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے مصلّے ابراہیم پر آ کر دو نفل پڑھے۔ مقام پر نماز پڑھنے والوں کی بہت [illegible] ہے۔ مجھے اللہ کے فضل سے [illegible] موقعہ مل گیا۔ خانہ کعبہ کے آس پاس [illegible] پندرہ صفوں کی جگہ چھوڑ کر خانہ [illegible]

کے سامنے دائیں طرف ایک جگہ ہے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ پتھر رکھا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھائی تھیں۔ پہلے اس پتھر کے اوپر ایک کمرہ بنا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک چبوترہ سا تھا جہاں لوگ نفل پڑھا کرتے تھے۔ اس کمرے کی وجہ سے طواف کی جگہ بہت تنگ تھی۔ اور لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی ۱۹۶۶ء یا ۱۹۶۷ء میں حج کے موقع پر شاہ فیصل نے ساری دنیا کے علماء کو دعوت دی اور یہ تجویز رکھی کہ اس کمرے کو گرا کر اس کی جگہ کوئی ایسی چیز بنائی جائے جس سے طواف کے لئے کافی جگہ نکل آئے۔ سب نے اس تجویز کی حمایت کی۔ چنانچہ یہ کمرہ گرا کر کسی دھات کا ایک چھوٹا سا گنبد سا بنا دیا گیا ہے۔ شاید سونے سے بن کر آیا ہے یا اس پر سونے کا ملمع کیا ہوا ہے۔ اس کے اندر شیشے کا ایک بڑا سا مرتبان ہے۔ اس کے اندر وہ پتھر رکھا ہوا ہے۔

طواف اور نفل کے بعد آب زمزم پینے کے لئے گیا۔ مسجد کے اندر خانہ کعبہ کے بالکل نزدیک ہی یہ چشمہ ہے حکومت نے جدید بنا کر پمپ لگا دیا ہے۔ اور ٹونٹیاں لگا دی ہیں۔ ایک طرف عورتیں پانی لیتی ہیں۔ دوسری طرف مردوں کے لئے انتظام ہے۔ اس کے علاوہ پلاسٹک کے پائپ لے کر شرطی بیٹھے رہتے ہیں وہ بھی پانی پلاتے ہیں۔ بھیڑ بہت ہوتی ہے جو سپاہی کو کچھ پیسے دے اس کی باری پہلے آجاتی ہے میں نے پہلے دن معلم کے بیٹے کے کہنے پر ایک ریال دیا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ اور پھر پائپ اپنے ہاتھ میں لے کر سر پر پانی ڈالا۔ اور اچھی طرح نہایا۔

اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کیلئے گیا۔ صفا سے چکر شروع ہوتے ہیں۔ اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ صفا اور مروہ کا تھوڑا تھوڑا نشان باقی رکھ کر ٹائیلوں کا بڑا اعلیٰ فرش بنا دیا گیا ہے۔ سعی ختم کرنے تک عشاء کی نماز کے لئے اذان ہو گئی۔ میں نے باہر نکل کر سر منڈوایا اور پھر جا کر نہایا۔ کپڑے پہنے اور پھر آکر نماز پڑھی۔ اور ایک دو طواف اور کئے۔ واپس معلم کے مکان پر پہنچا۔ معلم آچکا تھا۔ بڑے تپاک سے ملا۔ اردو بڑی اچھی بولتا تھا۔ میں نے اردو صاف بولنے کی وجہ پوچھی۔ کہنے لگا کہ میری ماں لکھنؤ کی تھی۔ بعد میں معلم کے لڑکے سے پتہ چلا کہ اس کی تین بیویاں ہیں ایک حیدرآباد کی ہے۔ ایک مصری ہے اور تیسری سعودی ہے۔ اور کہنے لگا کہ صرف حج کے موسم میں آرام ہوتا ہے باقی سارا سال تو تینوں کی لڑائی کی وجہ سے ابا کا سر خراب رہتا ہے۔

معلم نے رہائش کے لئے پوچھا کہ مکان دکھاؤں یا اسی بیٹھک میں رہنا ہے۔ میں نے اس میں چھ آدمی رکھنے ہیں۔ اور فی کس ۲۰۰ ریال لوں گا۔ اس وقت تک میرے سوا کوئی اس کمرے میں نہ آیا تھا۔ دوسرے مکانات جو اس نے دکھائے حرم شریف سے دور تھے اور نہایت گندی حالت میں تھے۔ اگرچہ کرایہ تقریباً نصف تھا۔ میں نے معلم سے کہا کہ میں مدینہ منورہ سے واپس آکر فیصلہ کروں گا۔ ایک وقت کا کھانا معلم کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس نے کھانا منگوایا۔ مرغی اور چاول تھا۔ اچھا پکا ہوا تھا۔ کھا کر اسی بیٹھک میں لیٹ گیا۔

یہاں دو وقت چلتے ہیں۔ غیر ممالک سے تعلقات کیلئے Greenwich کے مطابق ٹائم ہوتا ہے جو کہ ہمارے ملک کے وقت سے تقریباً دو گھنٹے پیچھے ہوتا ہے۔ اور مقامی طور پر سورج کے حساب سے وقت چلتا ہے۔ جب مغرب کی اذان ہوتی ہے (یعنی سورج غروب ہوتا ہے) اس وقت تمام لوگ گھڑیوں پر بارہ بجا لیتے ہیں۔ اس طرح مغرب کی نماز ہمیشہ بارہ بجے ہوتی ہے۔ تہجد کی نماز کیلئے اذان ہوتی ہے اور تقریباً ایک گھنٹہ بعد فجر کی اذان ہوتی ہے۔

دس فروری کا سارا دن طواف اور نمازوں میں ہی گزارا۔ گیارہ کی صبح کو مدینہ منورہ کے لئے ٹیکسی میں روانہ ہوا۔ حرم شریف کے قریب ہی مدینہ کی ٹیکسیوں کا اسٹینڈ ہے جسے "موقف مدینہ" کہتے ہیں۔ ۳۰ ریال فی کس کے حساب سے ادا کئے۔ ہم لوگ چھ مسافر تھے۔ چونکہ مکہ مدینہ روڈ سیلاب کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اس لئے ٹیکسی جدہ سے ہو کر مدینہ گئی۔ یہ سڑک بھی جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس لئے یہ سفر تقریباً دس گھنٹہ میں طے ہوا۔ مغرب کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ مکہ سے مدینہ تقریباً ۲۵۰ میل لمبا راستہ ہے۔ لیکن راستہ میں آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف تین بستیاں راستہ میں آتی ہیں جن کی آبادی شاید پانچ پانچ چھ چھ سو کی ہوگی سڑک کے کنارے قہوہ خانے بنے ہوئے ہیں جہاں [illegible] بھی رکھی رہتی ہے پانی خواہ پینے کے لئے لیں یا وضو کے لئے چار قرش دے کر خریدنا پڑتا ہے چائے ایک چھوٹی چائے دانی میں ملتی ہے (ایک ریال میں ۲۵ قرش ہوتے ہیں) مکہ میں اور راستہ میں موسم کافی گرم تھا رات کو پنکھا چلا کر سوتے تھے۔ یہاں مچھر بھی بہت ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ سے ۱۵۰ کیلومیٹر ادھر میدان بدر آیا۔ یہاں ٹیکسی رکوا کر دعا کی اور نفل پڑھے اصل میدان جنگ تو پہاڑ کے پیچھے ہے وہاں تک تو مسافر کے لئے جانا بہت مشکل ہے اس لئے پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہو کر نفل وغیرہ پڑھے۔ یہاں بھی ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ عرب میں عام طور پر لوگ نماز کے پابند ہیں۔ نماز کے وقت جہاں کہیں بھی ہوں گاڑی کھڑی کر کے سڑک کے کنارے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ ہر قہوہ خانہ میں بھی چٹائی بچھی رہتی ہے۔ تاکہ مسافر نماز پڑھ سکیں۔

مدینہ منورہ نسبتاً مکہ معظمہ سے زیادہ خوبصورت ہے اگرچہ آس پاس پہاڑ ہیں لیکن یہاں کی زمین زرخیز ہے اور سبزہ نظر آتا ہے۔ کوٹھیوں میں بھی باغات لگے ہوئے ہیں۔ کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

شہر میں داخل ہونے پر ایک چوکی پر ٹیکسی رکی۔ اور ایک شخص نے سب مسافروں کے پاسپورٹ چیک کئے اور معلموں کے نام پاسپورٹوں سے دیکھ کر ایک پرچہ تیار کر کے ٹیکسی والے کو دے دیا۔ ٹیکسی والے نے پرچہ کے مطابق تمام مسافروں کو اپنے اپنے معلموں کے ہاں پہنچا دیا۔ ہمارا ٹیکسی والا بڑا شریف تھا۔ جونہی مدینہ منورہ کی روشنیاں نظر آنی شروع ہوئیں اس نے بلند آواز سے قرآن مجید کی اور دوسری مسنون دعائیں پڑھنی شروع کیں۔ اور ہم لوگ ساتھ ساتھ دوہراتے گئے۔ مسجد نبوی کے مینار بہت بلند اور خوبصورت ہیں اور سبز روشنیاں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

۱۱ فروری کی شام کو مغرب کی نماز کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ ٹیکسی کے مسافروں میں دو شخص چنیوٹ کے تھے۔ مجھے تو علم نہ تھا۔ ان لوگوں نے باتوں باتوں میں مجھ سے اصل وطن پوچھا چنیوٹ بتانے پر انہوں نے والد کا نام پوچھا۔ اس سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ ایک شخص تو بھلا مانس تھا لیکن دوسرے سے برداشت نہیں ہو رہا تھا (دونوں چنیوٹی تھے) آخر اس سے نہ رہا گیا اور کہنے لگا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ مرزائی تو یہاں نہیں آسکتے۔ میں نے کہا کہ یہ دربار تو سب کے لئے کھلا ہے اور آپ مسلمانوں کے بہتر فرقوں میں سے کس کس کو روکیں گے۔ بہرحال اس کی تسلی نہ ہوئی اور کہنے لگا کہ میں مدینہ منورہ جا کر حکومت سے تمہاری شکایت کروں گا میں نے بات کو بڑھانا مناسب نہ سمجھ کر خاموشی اختیار کر لی۔

ٹیکسی والے نے معلم کے گھر کے سامنے ٹیکسی روکی۔ معلم کے آدمی نے نیچے آکر سامان اتروایا اور ہمیں اپنے ساتھ معلم کے دفتر میں لے گیا۔ معلم کا نام حیدر الحمیدی تھا۔ وہ اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی اولاد میں سے بتاتا ہے۔ پنجابی بڑی اچھی بول لیتا ہے۔ اس نے ہم سے کاغذات لے لئے۔ رہائش کے لئے اپنا آدمی ساتھ دیا کہ اس کے ہمراہ جا کر جگہ دیکھ لو۔ اس کا آدمی اپنے ساتھ دو ایک ہوٹلوں میں لے گیا۔ کوئی اسی ریال روزانہ مانگتا تھا تو کوئی سو ریال روزانہ۔ میں نے واپس آکر معلم سے کہا کہ میں نے اتنا خرچ نہیں کرنا ہے۔ تو اس نے کہا کہ دس دن کے ۳۰ ریال دے دو اور یہیں میرے دفتر میں چارپائی بچھا لو اسی کے پیچھے سامان رکھ لینا میں نے یہ انتظام اس لئے مناسب سمجھا کہ اس کا دفتر مسجد نبوی کے سامنے تھا میں چونکہ اکیلا تھا اور میرے پاس سامان بھی زیادہ نہیں تھا (میں اپنا فالتو سامان مکہ معظمہ میں معلم کے پاس رکھ آیا تھا) اگرچہ یہ جگہ زیادہ آرام دہ نہیں تھی لیکن میرے جیسے آدمی کے لئے مناسب تھی۔ صرف اتنی تکلیف تھی کہ صبح لوٹا لے کر لائن لگانی پڑتی تھی۔

ٹیکسی والے چنیوٹی صاحب نے یہاں آکر معلم سے کہا کہ یہاں مرزائی آیا ہوا ہے۔ آپ لوگ اس کے خلاف کارروائی کریں معلم نے اسے اچھی طرح ڈانٹا کہ تم لوگ یہاں آکر بھی ان باتوں سے باز نہیں آتے یہ جگہ سب کے لئے کھلی ہوئی ہے اور جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے یہاں آسکتا ہے۔ معلم کی جھاڑ کھا کر وہ صاحب چپ ہو گئے اور پھر اس بات کا نام نہ لیا

سامان وغیرہ رکھ کر میں مسجد نبوی میں پہنچا۔ بڑی وسیع اور عالیشان عمارت ہے پرانی مسجد ترکوں کی بنائی ہوئی ہے اور روضہ مبارک والا حصہ اسی میں ہے اس کے ساتھ ہی نئی عمارت موجودہ حکمرانوں نے بنائی ہے۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ میں جیسے تیسے روضہ مبارک تک جا پہنچا اور جیسے خدا نے توفیق دی دعائیں کیں۔ ہجوم کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز کے فوراً بعد جا کر مسجد میں بیٹھ جائیں تو عصر کی نماز کے لئے مسجد میں جگہ ملتی ہے ذرا دیر ہو جائے تو باہر بازار میں مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنی ہوتی ہے

(باقی آئندہ)

احمدیت کیا ہے؟

از مکرم
پیرزادہ بشیر احمد صاحب
ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر۔ اوچ شریف بہاولپور

اکثر دیہات اور اردگرد کے معمولی تعلیم یافتہ اور بعض دفعہ بالکل اَن پڑھ مگر معلوماتِ مذہبی کا شوق رکھنے والے اشخاص مجھ سے دریافت کرتے رہتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے؟ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے والد صاحب جیسا عالم فاضل۔ مسلّمہ مقرر مولانا حضرت مولوی غلام احمد صاحب اختر بھی اس جال میں ایسا پھنسا تھا کہ مرتے دم تک نہ نکل سکا۔ یہ تو ایک بہت بڑے عالم کا ذکر ہے۔ پھر اس کے مقابل پر بالکل اَن پڑھ۔ اجڈ۔ مزدوروں۔ کاشتکاروں کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی اتنے پختہ ارادہ اور عقیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ بڑے سے بڑا مولوی بھی ان کو خاموش نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ عربی کی چند سطور پڑھ کر وہ اپنے ہم خیال لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ بسا اوقات اس عربی کا نفسِ مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے ڈاکٹر۔ انجینئر۔ گریجوایٹ۔ بیرسٹر بلکہ بڑے بڑے سائینسدان بھی اس احمدیت پر فدا نظر آتے ہیں۔ پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ جو شخص بھی اس تحریک کو قبول کرلے، اپنی آمدنی۔ اپنی تجارت۔ اپنی تنخواہ۔ اپنی مزدوری کا ایک قابلِ ذکر حصہ اپنی خوشی سے صدر انجمن احمدیہ کو باقاعدہ ادا کرتا ہے۔

یہ ہوتا ہے ایک سوال۔ ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب ایک ہی ملاقات یا تھوڑے سے وقت میں وضاحت سے دینا اور ہر پوائنٹ کی پوری توضیح و تشریح کرنا ممکن نہیں ہوتا اس لئے میں اس سوال کا مختصر جواب بذریعہ بدر شائع کروا رہا ہوں۔ تاکہ ایسے لوگ جن کے دلوں میں ایسے سوالات پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

خاکسار پیر بشیر احمد۔ اوچ شریف

احمدیت کیا ہے؟

واقعی اس کی سمجھ نہیں آ سکتی جب تک اس کے اجزاء کو علیحدہ علیحدہ طور پر بیان نہ کیا جاوے۔ مثلاً ایک مشروب ہے جس کا لیبل ہے "شربت روح افزا"۔ جب تک دوکاندار خریداروں کو یہ نہ سمجھائے کہ اس میں گلاب۔ زعفران۔ صندل۔ روح کیوڑہ اور اصلی چینی اور الائچی خورد کا عرق شامل ہے کوئی شخص بھی خریدنے پر آمادہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی حال اس لیبل "احمدیت" کا ہے۔ جب تک اس کے اجزاء کو لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا جاوے، لوگوں کو خریدنے یعنی اس میں شامل ہونے میں دیر لگتی ہے اور اگر صرف ایک جزو کو کوئی آدمی سمجھ بھی لے تو دوسرے اجزاء اس کی آنکھوں سے اوجھل رہ جاتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ گو یہ مضمون طویل ہی ہو جائے، اسے جزو وار مع تشریح لوگوں کے سامنے پیش کردوں

جزوِ اوّل

احمدیت کا بہت بڑا جزو ہے خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک ماننا۔ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بزبان حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام یوں سن لیجئے حضور نے اپنی کتاب الوصیت کے صفحہ ۱۲ پر فرمایا:۔

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ یہ خام خیال ہے کہ اب وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ اب بھی سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفتیں ازلی اور ابدی ہیں"

پھر فرمایا:۔

"اے سننے والو! سنو کہ خدا تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہ کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ وہ واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں جس کی کوئی طاقت اور صفت کم نہیں ہوئی۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثیل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل۔ وہ سب سے اوپر ہے۔ وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ تمام طاقتوں کا۔ وہ مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ وہ مرجع ہے ہر شئے کا۔ وہ مالک ہے ہر ملک کا۔ وہ متصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب سے اور مخصوص ہے اس امر پر کہ زمین والے اس کی عبادت کریں۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

یہ ہے ایک جزو احمدیت کا۔

جزوِ دوم

ایمان بر قرآن مجید۔ ہر احمدی کا قرآن مجید پر وہ ایمان و اعتقاد ہے جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰ پر فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن مجید خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ۔ نقطہ۔ شرائع۔ حدود و احکام اوامر سے کچھ زیادہ اور نہ کچھ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی اللہ کی جانب سے نہیں ہو سکتی جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتی ہو۔ اور اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا ہے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج ملحد بلکہ کافر ہے"

اسی طرح فرمایا:۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

جزوِ سوم

ایمان بر رسالت حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم۔

ہر احمدی کا حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر وہ اعتقاد و ایمان ہے جو حضرت مرزا صاحب کا اس بارہ میں ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں فرمایا:۔

"کئی مقام پر قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں۔ ان کا کلام خدا کا کلام ہے۔ ان کا ظہور خدا کا ظہور ہے ان کا آنا خدا کا آنا ہے"

(۲) اسی طرح تتمہ حقیقۃ معرفت کے صفحہ ۹ پر فرمایا:۔

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا تعالیٰ کا اس پر بڑا فضل ہے وہ خود خدا تو نہیں ہے مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ پایا ہے"

(۳) کتاب کرامات الصادقین صفحہ ۲۴ پر فرمایا:

"میرے دل میں جوش ہے کہ مدح تعریف کروں حضرت سید المرسلین کی جو خدائے کریم کے انوار کا خلاصہ ہے۔ مخلوق کی ہدایات کا سرچشمہ ہے اس کے دیدار کا نور تاریکیوں کو دور درخشاں کرتا ہے۔ وہ روشن آفتاب ہے۔ اس کا روح ایک کھلی فضا۔ اس کے درجے ایسے بلند ہیں کہ اس میں اس کا کوئی شریک نہیں وہ شفیع ہے جو ہم کو پاک کرتا ہے اور راندۂ درگاہ کو خدا تعالیٰ کا مقرب بناتا ہے۔ وہ مخلوق میں خدا تعالیٰ کا نائب ہے"

(۴) کتاب نور الحق صفحہ ۵ پر فرمایا:۔

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان رکھتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان حمید کو مانتے ہیں ہم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں فرشتوں، یوم البعث۔ دوزخ جنت پر ایمان رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ اہلِ قبلہ ہیں۔ خدا کے فضل سے ہم مسلم ہیں، موحد ہیں۔ مومن ہیں۔"

(۵) کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ پر فرمایا

"میرا اعتقاد یہ ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام نہیں اور میں کوئی کتاب نہیں رکھتا سوائے قرآن مجید کے

اور میرا کوئی پیغمبر سوائے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں۔ جو خاتم الانبیاء ہے "

۶۔ اپنی تصنیف کتاب البریہ صفحہ ۸۳ پر فرمایا

"ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سیدنا مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم تمام عقاید اہل سنت والجماعت کے قائل ہیں اور ہم فرشتوں معجزات کو مانتے ہیں"

۷۔ اسی طرح کتاب آسمانی فیصلہ صفحہ ۳ پر فرمایا:۔

"میں مسلمان ہوں اور ان سب عقاید پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں "

ایک نسخہ ایک چیلنج

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے الفاظ میں احمدیت کے بنیادی عقاید درج کرنے کے بعد میں مسلمانوں کے سبھی ۷۳ فرقوں کے عالموں فاضلوں، خواہ شیعہ ہوں یا سنی یا کوئی اور، کے سامنے ایک نسخہ رکھتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں۔ اور سب کے سامنے چیلنج پیش کرتا ہوں کہ اگر آپ نے اس کے مطابق صحیح جواب نہ دیا تو قیامت کے دن خدا کے حضور آپ کا گریباں ہوگا اور میرا ہاتھ۔ اس لئے آپ میرے اس نسخہ کا جواب لکھ بھیجئے۔

وہ نسخہ یہ ہے کہ

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی ۸۰ کے قریب تصانیف ہیں ان میں سے ہر ایک سے صرف دو سطور تلاش کر کے مع حوالہ کتاب لکھ کر بھیج دیں جہاں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہوا ہو کہ

سطر ۱ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہیں مانتا ہوں سطر ۲ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء یا خاتم النبیین نہ تھے

چیلنج

میرا مطالبہ ہر ایماندار عالم فاضل مفتی سے صرف اس قدر ہے کہ ___ آؤ عالمو! راہ راست دکھا کر ثواب حاصل کرو۔ آسان طریقہ پیش کر دیا ہے ___ آؤ مولوی صاحبان ایک سطر دکھلا کر مجھے احمدیت سے تائب کرا لو۔ ورنہ ایسے الفاظ و اتہام سے خود تائب ہو جاؤ۔ لیکن میری قسمت میں ان علماء کی خاموشی کے سوا کچھ نہیں ہے۔!

دوسری استدعا یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے شریعت اسلامی کے

تغیر و تبدل اور کمی بیشی سے اس قدر اجتناب کیا ہے کہ کسی کو اعتراض کا موقع ہی نہ مل سکے۔ یہاں تک کہ فقہ بھی اپنی ترتیب نہیں دی۔ اور صرف ذیل کا ایک حکم صادر فرما دیا ہے۔

" ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث مخالف قرآن مجید اور سنت نبوی نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنےٰ درجہ کی ہو اس پر عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں اگر کوئی مسئلہ حدیث میں نہ ملے اور نہ ہی قرآن مجید اور سنت نبوی میں تشریح معلوم ہو سکے تو پھر اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔"

(ریویو المصلی صفحہ ۱۵)

میں علمائے اسلام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خوف خدا اور یوم الحساب کو سامنے رکھ کر اس معاملہ پر غور کریں۔ اور صرف سستی شہرت کی واہ واہ حاصل کرنے کے لئے احمدیت کے عقاید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو غلط معنی کا جامہ اپنی طرف سے پہنانے کی کوشش نہ کریں۔ اور اپنی سیاسی اغراض کے لئے اسلام جیسے مقدس اور عالمگیر مذہب کو اپنا آلۂ کار نہ بنائیں۔ یہ دنیا چند روزہ ہے اور یوم حساب سر پر ہے۔ قرآن پاک کا یہ انتباہ ہر وقت ہر مومن کو خبردار کرتا ہے کہ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

باقی آئیندہ

... کی وجہ سے بہت نحیف ہو گئے ہیں اور نشست و برخاست بھی بغیر سہارا کے ممکن نہیں رہی ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

مکرم سید [illegible] الدین صاحب کے صاحبزادہ سید [illegible] الدین سلمہ کی شادی مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب مونگھیر کی صاحبزادی سے [illegible] ہو رہی ہے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کی جائے۔

مکرم عبد الحمید خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے بیٹے میاں [illegible] کی شادی پٹنہ میں مکرم سید اختر [illegible] صاحب کے خاندان میں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

خاکسار فضل الرحمٰن پراونشل امیر اڑیسہ

معاونین وقف جدید کے نئے ممبران میں اخلاص و قربانی کا بہترین مظاہرہ

وہ وعدہ جات جو جماعتوں سے موصول ہوئے یا ہو رہے ہیں اس سے سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے تحت متجاوز بجٹ میں مستقل اضافہ کے پیش نظر مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کو بہار بنگال اور اڑیسہ کی جماعتوں میں معاونین وقف جدید کی تحریک میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن دوستوں نے مخصوص [illegible] دن دیا ان کے اسماء ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت [illegible] بغرض دعا مفصل رپورٹ ارسال کرنے کے علاوہ احباب سے بھی درخواست ہے کہ ان مخلصین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال و نفوس میں برکت دے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اسماء گرامی	وعدہ سال گذشتہ بقایا	وعدہ سال حال ۷۰ء	نقد وصولی
مکرم منور احمد صاحب ڈی ایس پی مانکا گوڑا	-	۱۰۰ — ۰۰	-
" غلام مہدی غلام مسیح برادران بھدرک	۳۵ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰	-
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب مونگھیر	۱۳۵ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰	۴۰ — ۰۰
مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ عبد الحمید صاحب بھدرک	-	۴۰ — ۰۰	-
مکرم میاں شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ	۳۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰	-
" میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم مع خاندان "	۴۰ — ۰۰	۴۰۰ — ۰۰	۸۰۰ — ۰۰
" رفیع احمد صاحب تشنل خیبری "	۵۰ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰	-
" ظفر احمد صاحب "	۱۵ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰	-
" بخش الٰہی صاحب سہگل "	۲۵ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰	-
" چودھری محمود احمد صاحب "	-	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
" " منیر احمد صاحب "	-	۲۰۰ — ۰۰	۲۰ — ۰۰
" شرافت احمد صاحب ایڈووکیٹ مع اہلیہ بھاگلپور "	-	۱۵۰ — ۰۰	۱۵۰ — ۰۰
" سید محمد احمد صاحب جمشید پور	۴۵ — ۷	۱۰۰ — ۰۰	-
" الحاج سید محی الدین احمد صاحب رانچی	۲۴ — ۰۰	۳۲۴ — ۰۰	-
" بابو عاشق حسین صاحب خانپور ملکی	-	۲۰۰ — ۰۰	-
" مسعود عالم صاحب حالی پور	۸ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰	-
" ایس ایم شہاب احمد صاحب آرہ	۵۵ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰	-
" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب "	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰	-
" خورشید عالم صاحب ایس او بھاگلپور	۴۸ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰	
" ڈپٹی محمد ایوب صاحب "	-	۲۰۰ — ۰۰	۸۹ — ۰۰
" ڈاکٹر محمد یونس صاحب "	۱۲ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰	
" منظور احمد صاحب بلاری	۱۲ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰	۱۳۳ — ۰۰

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم سید جاوید انور بی ایس سی (سال اول) کا امتحان دینے والے ہیں۔ نیز خاکسار کے بھانجہ عزیزم سید احمد نے پری یونیورسٹی فائنل کا امتحان دیا ہے۔ ان ہر دو لڑکوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب کرام و خاندان حضرت مسیح موعود سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور

۲۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز غلام محی الدین عرصہ پانچ سال سے درد ریح کی تکلیف سے دوچار ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے اس کی مکمل صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار مبارک احمد ڈانی ترکپورہ کشمیر

۳۔ مکرم مولوی عبد الحمید خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کا Prostate کا آپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کامیاب آپریشن کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم سید حسام الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ اعصابی کمزوری ([illegible] کالم ۲ پر)

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی جماعت وار پوزیشن

جیسا کہ نظارت ہذا کے متعدد اعلانات اور یاددہانیوں سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہوگا کہ چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں ادائیگی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک کی میعاد مقرر فرمائی ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ ڈاک ہر جماعت کو اس کی پوزیشن کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اب چونکہ وقت بہت کم ہے لہٰذا بذریعہ اخبار ہر جماعت کی پوزیشن کے متعلق اطلاع دی جا رہی ہے۔ عین ممکن ہے کہ دفتر کی حسابی غلطی کی وجہ سے ان اعداد و شمار میں کوئی سقم رہ گیا ہو اس لئے اگر کوئی جماعت ایسی غلطی محسوس کرے تو نظارت ہذا کو اس کی تفصیل مع کوپن نمبر ارسال کرے۔ ایسی اطلاع ملنے پر انشاء اللہ نہ صرف ریکارڈ درست کیا جائے گا بلکہ دوسری اخبار میں معذرت بھی شائع کر دی جائے گی۔ اس لئے سلسلہ کے جملہ مبلغین اور عہدیداران اور دوسرے مخلصین جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس آخری مرحلہ میں اپنی پوری کوشش کرتے ہوئے اس مبارک تحریک کے فنڈ میں وصولی کے لئے مخلصانہ تعاون دیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نام جماعت	وعدہ	وصولی	بقایا
کشمیر			
سرینگر	۵۶۰-۰۰	۲۸۵-۰۰	۲۷۵-۰۰
کنی پورہ	۱۲۴۲-۲۵	۵۹۶-۰۰	۶۴۶-۲۵
شوپیاں	۳۳۰-۰۰	۳۱۴	۱۶-۰۰
منشورت	۲۴۵-۰۰	۹۲-۵۰	۱۵۲-۵۰
باڑی پورہ	۴۰۵-۰۰	۳۳۳-۰۰	۷۲-۰۰
چارکوٹ	۱۵۳-۰۰	۱۳۸-۰۰	۱۵-۰۰
سنواہ	۲۶-۰۰	-	۲۶-۰۰
ہاڑی پاری گام	۱۲۶-۰۰	۶۶-۰۰	۶۰-۰۰
آسنور	۱۶۱-۰۰	۱۰۲-۰۰	۵۹-۰۰
بھدرواہ	۳۰۴-۰۰	۲۸۳-۰۰	۲۱-۰۰
ماندوجن	۱۲-۰۰	۶-۰۰	۶-۰۰
چک ایبرچھ	۱۶۴-۰۰	۵۹-۰۰	۱۰۵-۰۰
رشی نگر	۲۰۵-۰۰	۹۵-۰۰	۱۱۰-۰۰
لدرون	۲۰-۰۰	-	۲۰-۰۰
نیری گام بارہ مولا	۳۰-۰۰	-	۳۰-۰۰
بانڈی پور	۹۷-۰۰	۶۴-۰۰	۳۳-۰۰
پٹھانہ تیر	۳۵-۰۰	۳۵-۰۰	-
بڈھانوں	۲۳-۰۰	۱-۰۰	۲۲-۰۰
جموں	۱۴۲-۰۰	۱۴۲-۰۰	-
شملہ	۳۶-۷۳	۳۶-۷۳	-
بیج بہاڑہ	۵۰-۰۰	۵۰-۰۰	-
چمبہ	۱۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰	-
یوپی			
دہلی			
لکھنؤ	۶۶۰-۰۰	۱۳۵-۰۰	۵۲۵-۰۰
سانڈھن	۲۱-۰۰	۲۱-۰۰	-
اپچولی	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
کانپور	۱۴۴۱-۰۰	۸۲۶-۰۰	۶۱۵-۰۰
ہمری گنج	۳-۰۰	۳-۰۰	-

نام جماعت	وعدہ	وصولی	بقایا
بجوپورہ	۲۰-۰۰	۲۰-۰۰	-
راکھٹو	۳۰۰-۰۰	۳۰۰-۰۰	-
علی پور کھیڑہ	۱۱-۰۰	۱۱-۰۰	-
شاہ آباد	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
چوڑہاکہ	۱۱-۰۰	-	۱۱-۰۰
صالح نگر	۱۵۰-۰۰	-	۱۵۰-۰۰
ننگل گھنو	۳۰-۰۰	۳۰-۰۰	-
گونڈہ	۴۵-۰۰	۳۱-۰۰	۱۴-۰۰
موہا کمہریا	۱۵-۰۰	۱۵-۰۰	-
فیض آباد	۲۰-۰۰	۲۰-۰۰	-
مظفر نگر	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
شاہجہانپور	۱۷۶۷-۰۰	۱۷۵۲-۰۰	۱۵-۰۰
جھلاوان	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
قائم گنج	۲۵-۰۰	۲۵-۰۰	-
علی گڑھ	۱۸۲-۳۰	۱۸۲-۳۰	-
سہارنپور	۵-۰۰	۵-۰۰	-
بلہر	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
راجستھان			
مدن گنج	۲-۰۰	۲-۰۰	-
راجستھان	۱۸۲-۰۰	۷۶-۰۰	۱۰۶-۰۰
بہار			
مظفرپور	۲۰۵۰-۰۰	۱۷۱۰-۰۰	۳۴۰-۰۰
گیا	۱۹۰-۰۰	۱۳۲-۰۰	۵۸-۰۰
پٹنہ	۱۵۸۵-۰۰	۱۲۳۰-۰۰	۳۵۵-۰۰
خانپور ملکی	۵۵۵-۰۰	۲۵۵-۰۰	۳۰۰-۰۰
جمشید پور	۶۵۱-۵۰	۴۵۸-۵۰	۱۶۶-۰۰
بھاگلپور	۹۱۸-۰۰	۷۵۸-۰۰	۱۶۰-۰۰
برہ پورہ	۱۲۴-۰۰	۵۴-۰۰	۷۰-۰۰
رانچی	۴۴۳-۰۰	۴۴۳-۰۰	-

نام جماعت	وعدہ	وصولی	بقایا
بنخفولی	۱۰۵-۰۰	۱۰۵-۰۰	-
کاراکول	۱۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰	-
مدنی بنی مائینز	۷۸۲-۰۰	۲۱۲-۰۰	۵۷۰-۰۰
مونگھیر	۲۴۱-۰۰	۲۰۳-۰۰	۳۸-۰۰
اُودین	۱۸۵-۰۰	۸۵-۰۰	۱۰۰-۰۰
آرہ	۱۴۵-۰۰	۱۴۵-۰۰	-
اڑیسہ			
کرڑاپلی	۱۶۹-۰۰	۱۶۹-۰۰	-
او ایم پی کٹک	۱۳۳-۰۰	۶۸-۰۰	۶۵-۰۰
کٹک ٹاؤن	۷۵۰-۰۰	۷۵۰-۰۰	-
نیوکیپٹل	۲۸۴-۰۰	۲۴۱-۰۰	۴۳-۰۰
سدانند پور	۱۱-۰۰	۱۱-۰۰	-
سونگڑہ	۵۹۶-۰۰	۴۴۱-۰۰	۱۵۵-۰۰
کیرنگ	۲۹۱۶-۷۰	۱۰۴۶-۷۰	۱۸۷۰-۰۰
کجدرک	۷۸۷-۱۲	۶۹۳-۱۲	۹۴-۰۰
خوردہ	۸۳-۰۰	۱۱-۰۰	۷۲-۰۰
سمبل پور	۱۰۰-۰۰	-	۱۰۰-۰۰
چیتراگوڑا	۷۵-۰۰	۵-۰۰	۷۰-۰۰
چودہ کلاٹ	۱۱۲-۰۰	۱۱۲-۰۰	-
مانکاگوڑا	۱۰۰۰-۰۰	۱۰۰۰-۰۰	-
جوڑوار	۲۱۵-۰۰	۱۷۴-۰۰	۴۱-۰۰
نیاگڑھ	۲۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰	-
سورو	۳۷۶-۰۰	۲۴۰-۰۰	۱۳۶-۰۰
سرکاپارا	۲۰-۰۰	۲۰-۰۰	-
پوری	۱۲۰-۰۰	۱۲۰-۰۰	-
رورکیلہ	۱۳۱-۵۰	۸۷-۵۰	۴۴-۰۰
برہم پور	۱۰-۰۰	۱۰-۰۰	-
بنگال			
گاتلہ	۲۱۰-۰۰	۱۲۵-۰۰	۸۵-۰۰
انگارپور	۵۵-۰۰	-	۵۵-۰۰
ڈنگاپاڑا	۲۸-۰۰	۵-۰۰	۲۳-۰۰
رائے نگرام	۱۵-۰۰	۱۵-۰۰	-
بھرت پور	۲۲۵-۰۰	۳۵-۵۰	۱۸۹-۵۰
کینجھا سندرپور	۴۳-۰۰	۱۴-۰۰	۲۹-۰۰
تانگرام	۶۶-۰۰	۲۰-۰۰	۴۶-۰۰
بانسرہ	۱۵۷-۰۰	۶۰-۰۰	۹۷-۰۰
مدھیہ پردیش			
بسنہ	۷۵-۰۰	۷۵-۰۰	-
اٹارسی	۲۷۱-۰۰	۶۰-۰۰	۲۱۱-۰۰
مہاراشٹر			
بمبئی	۲۷۴۸-۰۰	۱۱۱۹-۰۰	۱۶۲۹-۰۰
کنوٹ	۱۵-۰۰	۱۵-۰۰	-
مدراس			
مدراس	۲۹۳۰-۰۰	۱۲۹۱-۰۰	۱۶۳۹-۰۰

بد عجیب و غریب قافلے ـــــ اور احیاءِ اسلام

بقیہ صفحہ ۲

...... بعد تک رہے گی۔ تمام دنیا کے مسلمان پورا زور لگا دیکھیں وہ اس ذریعہ سے کبھی کامیاب نہ ہوں گے یقین جانو کہ مسلمان صرف اور صرف اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب وہ خدا کے دامن کو پکڑ لیں اور اس کے دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ اسلام زندہ خدا کا زندہ مذہب ہے وہ اپنے ماننے والوں کو اپنی فعلی شہادت کے ساتھ بتا دینا چاہتا ہے کہ مسلمان اس کی پسندیدہ جماعت ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ قدرتِ الٰہیہ کے اشارے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے دامن کو تھام لیں جب تک ادھر اُدھر بھٹکتے پھریں گے ہر طرف سے ناکام و نامراد رہیں گے۔ ان کی تمام تر مساعی اکارت جائیں گی۔

اسلام کے خدا نے مسلمانوں کو کسی وقت بھی بغیر قیادت کے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے نہیں چھوڑا بلکہ ایک طرف ہر مسلمان کو اپنے زمانہ کے امام کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم دیا ہے اور دوسری طرف ہر زمانہ میں امام وقت کے بھیجے جانے کا وعدہ دیا۔ گزشتہ تیرہ صدیوں کی اسلامی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس وعدہ میں کبھی تخلف نہیں ہوا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض بے نصیب مسلمان کہلاتے ہوئے امام وقت کی شناخت اور اس سے تعلق پیدا نہ کر سکے ہوں۔ ان کی اس کوتاہی کے سبب نہ تو اسلام موردِ الزام بن سکتا ہے اور نہ ہی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ امتِ مسلمہ کو امامت و قیادت کے بغیر منتشر حالت میں چھوڑ دیا گیا ہے اور اب خود ساختہ لیڈر ہی اس کشتی کے ناخدا بنتے چلے جائیں گے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس زمانہ میں بھی خدا کا وعدہ پورا ہوا بلکہ دنیا میں شر و فساد کے عروج کے سبب اس زمانہ کے مجدد کو مسیح اور مہدی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو کر نبوت کے منصب عالیہ پر فائز کیا گیا۔ اور قادیان کی مقدس بستی سے اس نے اپنے اس مقدس مشن کا کامیاب آغاز فرمایا۔

اس مامور من اللہ کو الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کی طرف سے ہمہ جہتی جد و جہد میں حصہ لینا تھا۔ اندرونی طور پر اسلام کی تجدید اور مسلمانوں کو زندہ اور تازہ ایمان سے سرفراز کرنا اور بیرونی طور پر اسلام پر جو مخالفانہ حملے اس کو مٹا دینے کے لئے کئے جا رہے تھے۔ ان سب کے دفاع کے لئے معقول جواب دینے اور اس کے منور چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے آپ کو کھڑا کیا گیا۔

اس زمانہ میں جو روحانی قافلہ دینِ حق پر عمل پیرا ہونے والوں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے اور اس کی دعوت کو اکنافِ عالم تک پہنچانے کے لئے کھڑے ہونے والوں کا تیار ہوا اس کے سربراہ اور قافلہ سالار قدرتِ حق کی طرف سے بھی اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود ہی کو نامزد کیا گیا تھا۔ اس نوع کی خدمت کے لئے جو کوئی بھی مہدی علیہ السلام کے ساتھ شامل ہوتا ہے وہ اس روحانی قافلے کا ہمراہی ہے۔ جس کا منزلِ مقصود تک پہنچنا بھی ضروری ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونا بھی۔ لیکن جو قافلے اس قافلہ سالار سے ہٹ کر تیار ہوں گے اور جن کو ایسی قیادت حاصل نہیں وہ چند روز اپنی دوڑ دھوپ کر سکتے ہیں۔ ایک طبقہ کو اپنے ارد گرد جمع بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن جس صورت میں کہ وہ تائیدِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہیں اور نہ خدا نے ان کو اس کے لئے کھڑا کیا ہے اور نہ اس مقصد کو حاصل ہی کر سکتے ہیں جسے تقدیرِ الٰہی نے اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اس واضح راہ کے سوا جو کوئی بھی دوسری راہوں پر چلتا ہے وہ سخت غلطی پر ہے۔ اور خدا اور خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو یا تو سمجھتا نہیں یا سمجھتے ہوئے ان کو پسِ پشت ڈالتا ہے ـــ العیاذ باللہ

نام جماعت	وعدہ	وصولی	بقایا
مدراس			
کوٹار	۵۸۵—۰۰	۱۸۰—۰۰	۴۰۵—۰۰
ساتان کلم	۶۴۵—۰۰	۱۲۵—۰۰	۵۲۰—۰۰
کیرالہ			
کوڑیا تھور	۱۴۷۶—۰۰	۴۳۱—۰۰	۱۰۴۵—۰۰
لائی	۱۸۵—۰۰	۱۱۵—۰۰	۷۰—۰۰
الانلور	۳۹۶—۰۰	۱۰—۰۰	۳۸۶—۰۰
آڈی ناڈ	۲۸۵—۰۰	—	۲۸۵—۰۰
ایراپورم	۳۶۵—۰۰	—	۳۶۵—۰۰
[illegible]	۳۱۶—۰۰	—	۳۱۶—۰۰
کالیکٹ	۶۵۷۹—۰۰	۳۲۹۸—۰۰	۳۲۸۱—۰۰
کنا نور	۲۳۱۸—۰۰	۱۲۹۷—۰۰	۱۰۲۱—۰۰
پینگاڈی	۵۹۴۴—۰۰	۴۱۵۰—۰۰	۱۷۹۴—۰۰
تیلی چری	۲۴۵—۰۰	۲۳۷—۰۰	۸—۰۰
کوڈالی	۶۱۱—۰۰	۳۰۵—۰۰	۳۰۶—۰۰
منارگھاٹ	۳۶۹—۰۰	۶۷—۵۰	۳۰۱—۵۰
منگلور	۲۰—۰۰	۶—۰۰	۱۴—۰۰
سوگرال	۳۲۵—۰۰	۲۱۹—۰۰	۱۰۶—۰۰
کرناگاپلی	۵۴۲۸—۰۰	۴۸۵—۰۰	۴۹۴۳—۰۰
منجیشور	۴۵—۰۰	—	۴۵—۰۰
میسور			
یادگیر	۱۸۸۹۸—۰۰	۱۵۶۱۳—۳۲	۳۲۸۴—۶۸
بڈگام	۲۱—۰۰	—	۱۵—۰۰
دیودرگ	۵—۰۰	۵—۰۰	۲۰—۰۰
گنگاور	۱۰۸۵—۰۰	۷۱۸—۰۰	۳۶۹—۰۰
شیمور	۱۸۷۳—۰۰	۱۶۸—۸۰	۱۶۶—۲۰
سوراب	۱۵۰—۰۰	۱۴۵—۰۰	۵—۰۰
ساگر	۲۷—۰۰	۴—۵۰	۲۵—۰۰
مرکرہ	۹۹۰—۰۰	۵۴۶—۰۰	[illegible]
تیماپور	۴۰—۰۰	۳۸—۰۰	۳—۰۰
ہبلی	۲۴۶—۰۰	۲۰۰—۰۰	—۰۰
آندھرا			
حیدرآباد	۱۹۴۰۲—۰۰	۱۰۳۱۲—۰۰	[illegible]
سکندرآباد	۱۶۰۵—۰۰	۱۵۷۹—۵۰	۲۵—۵۰
چنتہ کنٹہ	۱۰۲۷۰—۰۰	۷۵۴۱—۰۰	۲۷۲۹—۰۰
اوٹکور	۲۲۵—۰۰	۱۵۸—۰۰	۶۷—۰۰
چنداپور	۳۰—۰۰	—	۳۰—۰۰
ورنگل	۷۰۰—۰۰	۲۰۰—۰۰	۵۰۰—۰۰

فارم اصل آمد:۔ گزشتہ مالی سال (یا سالوں) کی آمد معلوم کرنے کے لئے دفتر ہذا کی طرف سے اپریل میں فارم اصل آمد تمام موصیوں کی خدمت میں بھجوائے گئے تھے۔ جو بہت سے موصیوں کی طرف سے واپس نہیں آئے وہ توجہ فرمائیں اور فارم جلد بھجوا دیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمارا سالانہ امتحان مورخہ ۱۰ر جون سے شروع ہوا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ نمبروں سے کامیاب فرمائے۔

نیز والدہ صاحبہ اور ناناجان بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔

اسی طرح بھائی فلاح الدین صاحب شمس شکاگو۔ امریکہ میں ایم بی اے کا کورس کر رہے ہیں نیز بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس اپنا کورس پورا کرنے کیلئے جولائی میں دوبارہ امریکہ جا رہے ہیں ان ہر دو کی کامیابی اور خیریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار منیر الدین شمس ابن مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

۲۔ مکرم بھائی محمد عبد اللہ صاحب درویش عرصہ سے شدید قسم کی اعصابی بیماری میں مبتلا ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ ایڈیٹر

حصہ جائیداد کی قسط وار ادائیگی

دفتر ہذا کی طرف سے ایسے تمام موصی صاحبان کی خدمت میں جائیداد ادائیگی کے لئے خطوط بھجوائے گئے تھے جن کے ذمہ ابھی جائیداد کی ادائیگی کلی یا جزوی طور پر باقی ہے۔

ان میں سے بعض نے دریافت فرمایا ہے کہ کیا ہم دفتر کی تجویز کردہ شرح سے کم قسط بھی مقرر کر سکتے ہیں؟

سو تمام موصی صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنی آمد اور اپنی سہولت کے مطابق قسط خود ہی مقرر فرما لیں چاہے وہ کتنی ہی کم ہو۔ قسط وار ادائیگی کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے موصی پر کوئی خاص بوجھ نہیں پڑتا اور آہستہ آہستہ ادائیگی ہو جاتی ہے۔ بہت سے موصی ایسے ہیں جنہوں نے نہایت معمولی قسط کے ذریعہ اپنا سارا حصہ جائیداد ادا بھی کر دیا ہے امید ہے کہ تمام احباب اس آسان طریق کو اپنائیں گے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

26 جون 1969

جماعت احمدیہ کیرنگ کا پانچواں کامیاب سالانہ جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

تعلیمی مساعی اور سالانہ کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت وغیرہ امور پر بالتفصیل روشنی ڈالی گئی تھی۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ موصوف نے ہر سال سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق جماعت احمدیہ کیرنگ کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور جماعت کے اخلاص کی تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے لئے ازراہِ شفقت پیغام ارسال فرماتے رہے ہیں مگر امسال بعض رکوں کی وجہ سے ہم سب حضور کے روح پرور پیغام سے محروم ہیں۔ آپ نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا ہے یقین کریں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں آپ کے شاملِ حال ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو مبارک کرے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ انسان کا فخر اور اس کا خاص مقام خاکساری میں ہے۔ اس ضمن میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرتوں سے متعدد روح پرور اور ایمان افروز واقعات کو بطور اُسوہ سامعین کے سامنے پیش فرمایا۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی نمونہ کی پیروی کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مولوی سید بشیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت میں سے عشقِ الٰہی۔ عشقِ رسول اکرم صلعم۔ اور عشقِ قرآن کا نمونہ آپ کے متعدد فارسی اشعار سے نہایت خوش الحانی کے ساتھ موثر پیرائے میں بیان فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے وفاتِ مسیحؑ کے عنوان پر تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور صحابہ و ائمہ سلف کے اجماع کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو بالبداہت ثابت کیا۔

بعدہٗ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ صوبہ اُڑیسہ و بنگال نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود اشد مخالفت کے جماعت احمدیہ کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن نشان ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ہمارے جلسے کے مقاصد ہیں باہمی میل ملاپ۔ اخوت و ہمدردی کا بڑھنا۔ زیر تبلیغ دوستوں کو پیغامِ حق پہنچانا۔ ذکرِ الٰہی اور دعا وغیرہ۔ لہٰذا ہمیں ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اس کے بعد دعا پر پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوم

دُوسرا اجلاس شام کے تین بجے زیر صدارت محترم مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب بی۔ اے پراونشل امیر اڑیسہ منعقد ہوا۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور شیخ عبد اللہ بلال نومسلم کی نظم کے بعد صدر صاحب موصوف نے عزت مآب صدرِ جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی پُر ملال وفات پر اظہار افسوس کی قرارداد پاس کروائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے ہستی باری تعالےٰ پر تقریر کی۔ آپ نے فی زمانہ اس اہم موضوع سے عدم واقفیت کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں متعدد عقلی و نقلی دلائل بیان کئے۔

اس کے بعد میاں شمس الحق صاحب نے اُڑیہ زبان میں نبی کریم صلعم کی پاکیزہ سوانح حیات کو نہایت دلکش پیرائے میں بیان کیا۔

ازاں بعد مولوی محسن خان صاحب نے کلکی اوتار کا ظہور کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے ہندو شاستروں کے متعدد حوالجات پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم و احادیث نبویہ کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتابوں سے ان پیشگوئیوں کو واضح طور پر پیش کیا جن میں آخری زمانہ میں ایک موعود مسیح و مہدی کی آمد کا ذکر پایا جاتا ہے اور ان حوالجات کی روشنی میں صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر سیر حاصل بحث کی۔

ازاں بعد جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ" کی روشنی میں معاندین احمدیت کی عبرتناک ناکامیوں اور جماعت احمدیہ کو ملنے والی روز افزوں ترقیات کا ذکر کیا۔ موصوف کی اس دلچسپ تقریر کے بعد ہمارے پہلے دن کا دُوسرا اجلاس دُعا کے ساتھ برخواست ہوُا۔

پہلا اجلاس بتاریخ ۴ ماہ ہجرت

۴ ہجرت (مئی) کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج مبلغ صوبہ بنگال و اڑیسہ منعقد ہوا۔ حافظ قاری الحاج مولوی محمد بلال صاحب کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مولوی خلیل الدین احمد صاحب نے سیرت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کا تفصیلی ذکر کیا۔

اس کے بعد مولوی عبد المالک صاحب نے ضرورتِ زمانہ اور حضرت امام مہدیؑ کی آمد کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کی بعثت و صداقت کو واضح کیا۔

اس کے بعد حافظ مولوی بلال صاحب ڈائمنڈ ہاربر کلکتہ نے "مَیں کیوں احمدی ہوُا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ موصوف کی یہ تقریر دلچسپ ہونے کے علاوہ پُر از معلومات بھی تھی۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سورو نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اُڑیہ زبان میں تقریر فرمائی۔ موصوف نے قرآن کریم بھگوت گیتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور پیشگوئیوں کی روشنی میں اس مضمون کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔

بعد ازاں جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی نے تقریر فرمائی۔ موصوف نے ویدوں کی پیشگوئیوں کی روشنی میں موجودہ زمانہ کی مذہبی۔ اخلاقی اور معاشرتی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ موجودہ وقت خود اس بات کا متقاضی ہے کہ کوئی مامور اور مصلح مبعوث ہو۔ اور اس معیار کی رُو سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

دوسرا اجلاس

۴ ہجرت ۱۳۴۸ ہش کا آخری اجلاس زیر صدارت جناب مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی منعقد ہوُا۔ شیخ عبد اللہ بلال صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور میاں سیف الرحمٰن صاحب و میاں مجیب الرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے شری رادھا ناتھ رتھ حال ممبر اسمبلی و سابق وزیر تعلیم اڑیسہ کا سامعین سے تعارف کرایا اور اس کانفرنس میں ان کی شمولیت کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ جناب محمد شمشیر صاحب ایم۔ اے سی سٹوڈنٹ نے اُن کی خدمت میں اُڑیہ زبان میں ایک ایڈریس پیش کیا جس کا جواب موصوف نے ہندی زبان میں دیا (جس کی تفصیل ابتدائی رپورٹ میں دی جا چکی ہے)

اس کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب فاضل وید بھوشن مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ظہورِ نبی کریمؐ سے قبل زمانہ جاہلیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رُونما ہونے والے عظیم الشان تغیر کا ذکر فرمایا۔ اور ثابت کیا کہ آج بھی دنیا بالکل جاہلیت و تاریکی میں پڑی ہوئی ہے۔ فی زمانہ اگر کوئی مذہب دوبارہ امن قائم کر سکتا ہے اور اس طرح ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اِسلام ہے۔

بعد ازاں مولوی شیخ عزیز الدین صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر فرمائی اس سلسلہ میں موصوف نے اُن ناقابلِ فراموش اسلامی خدمات کا ذکر وضاحت سے کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیں۔

اس کے بعد مولوی عبد الحلیم صاحب نے "اجرائے نبوّت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن کریم و احادیث کے متعدد دلائل سے ثابت کیا کہ نبوّت کا دروازہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

بعد ازاں مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "صداقت حضرت مسیح موعود" کے موضوع پر اپنی عالمانہ تقریر میں متعدد حوالجات اور دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ ہی حقیقی معنوں میں اِس زمانہ کے مامورُ من اللہ ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا روح پرور خطاب

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدہ جات کی میعاد کے اندر اندر ادائیگی کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا کہ کلمۂ توحید کو نہ صرف قول سے بلکہ عمل سے بھی ظاہر کرنا احمدیوں کا فرض ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ جب بھی میں آتا ہوں تو احمدیوں کے جذباتِ محبت کو دیکھ کر دِل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے۔ یہ جذباتِ محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن نشان ہیں۔ اپنی اس پُر نہایت درجہ رُوح پرور اور دلنشین تقریر کے بعد آپ نے ایک ہی دعا کرائی اور اس طرح ہمارا پانچواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوُا۔ الحمد للہ ——— اس موقعہ پر ہم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، تمام مبلغین کرام و مقررین کرام اور جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے ان تمام احباب کرام کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہر طرح کی تکلیف گوارا فرما کر ہمارے جلسے ... [illegible] ... جزاهم الله خیراً فی الدنیا والآخرة ——— اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ... [illegible] ... آمین ثم آمین

جماعت ہائے احمدیہ میسور و آندھرا

امسال جماعت ہائے احمدیہ یادگیر۔ اوٹکور۔ دیودرگ اور تیماپور۔ میں منعقد ہونے والے سالانہ جلسوں کی رپورٹ اور ان کے مختصر کوائف سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض ملاحظہ وحصولِ دُعا بھجوائے گئے۔
جس پر حضرت اقدس نے بعد ملاحظہ اپنے دستِ مبارک سے
" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَزَاکُمُ اللّٰہُ "
رقم فرمایا۔

حضور پر نورؒ کے بابرکت اور مقدس ارشاد سے متعلقہ جماعتوں کو اطلاع دیتے ہوئے تحریر ہے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ خلوص، محنت اور ہمت و استقلال سے تبلیغ و تربیت کے کاموں میں منہمک ہو کر اپنے پیارے امام کی خصوصی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کی وارث ٹھہریں۔ اور دوسری جماعتوں کے بھی تبلیغی و تربیتی کاموں کو اعلیٰ معیار تک پہنچا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم ملک خیر دین صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۳ر احسان (جون)۔ افسوس آج دو بجے بوقت دوپہر مکرم بابا ملک خیر دین صاحب درویش قضاءِ الٰہی سے بعمر ۸۵ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بوجہ پیرانہ سالی ایک عرصہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ کئی سال پہلے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ اس کے باوجود بڑے صابر و شاکر رہے۔ جب بھی کسی نے حال دریافت کیا تو یہی کہا کہ اللہ کا فضل ہے۔ باوجود معذوری و کمزوری کے مسجد مبارک میں نماز باجماعت کے لئے پہنچ جاتے۔ وفات سے صرف چند روز قبل انتہائی کمزوری اور شدید گرمی کے سبب مسجد میں نہ پہنچ سکے۔ تجہیز و تکفین کے بعد نماز مغرب سے فارغ ہو کر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے لنگر خانہ کے احاطہ میں درویشان کرام کی کثیر تعداد سمیت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کرائی۔

مرحوم ایک مخلص احمدی اور ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ جب تک صحت اور بینائی قائم رہی سلسلہ کی طرف سے جس خدمت پر بھی لگائے گئے پوری فرمانبرداری اور شرح صدر کے ساتھ اُسے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹوں۔ بیٹیوں، پوتوں اور نواسوں سے نوازا۔ اُن کا بڑا بیٹا میاں محمد دین صاحب خادم ربوہ میں دار الضیافت میں بطور خادم کام کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق دے اور مرحوم کے نیک نمونہ پر چلاتا چلا جائے۔ آمین ؛

ترسیلِ زر سے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت مینیجر اخبار "بدر" سے فرمائیں (ایڈیٹر)

کتاب "اسلامی اُصول کی فلاسفی" کا امتحان

۲۶ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۸ ہش کو ہوگا!

جماعتیں اچھی طرح یاد رکھیں کہ امسال کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان مورخہ ۲۶ر اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار ہوگا۔
جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ کتاب علاوہ محصول ڈاک مبلغ ایک روپے میں نظارت ہذا سے مل سکتی ہے۔ کتاب نہایت عمدہ اور خوبصورت ہے۔ کاغذ بہت اچھا اور کتابت و چھپوائی بھی جاذبِ نظر ہے۔ احباب جلد سے جلد کتاب منگوا کر مطالعہ شروع کر دیں تاکہ وقت پر دقت نہ ہو۔
خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم شکور احمد صاحب امسال B.S.C. کا امتحان دے رہے ہیں نیز ان کے بھائی مکرم ظہور احمد صاحب سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے اُن کی نمایاں کامیابی اور ان کے بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔
کوالٹی اعلیٰ ۔۔۔ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTO CENTRE" فون نمبرز 23—1652 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ نائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ربر انڈسٹریز

آفس و فیکٹری: ۱۰۔ رگھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر 24—3272

تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ

شو روم: ۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر 34—0401

بقیہ اخبار احمدیہ

خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۴ر احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

قادیان ۲۴ر احسان۔ کل دس بجے کے قریب قادیان میں پندرہ بیس منٹ اچھی باران رحمت ہوئی اس کے بعد دھوپ پھر نکل آئی اور موسم کی شدت میں قدرے کمی ہو گئی ہے۔ تاہم گرمی کا زور بدستور ہے۔

● ۲۳ر احسان کو بابا خیر دین صاحب درویش وفات پاگئے شام کے وقت بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے مفصل دوسری جگہ